Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.B.~~34.~~ 12

16 B 12

صفحہ	شعر	مصرعہ	غلط	صحیح
۸	ہفتدہم	ہردو غلط	״	یہ چھوٹا ہو راج تسکو ہوی حاصل ٭ جو نابینا ہو پاوے نور کامل ٭
۹	ہشتم	دوم	اوسنے	لوٹا یا شاد دولت خوب انہون نے
			ادہیاء چہارم	
۱۰	اول	ہردو غلط	״	گئے لا اونکو دہر کر راجہ کے پاس ٭ مع مال و زر کہ جو رکھتی تھی وی پاس ٭
ایضاً	ہشتم	دوم	ایسے دن بچاری	گذر کرتی ہین دن ایسے بچاری
ایضاً	دوازدہم	دوم	اونکے یک ہی مشہو	جہان مین برت ہی وہ دیو مشہور
			ادہیاء پنجم	
۱۱	دوم	اول	تب بھی نہ پوچا	کیا پوچا نہ تب بھی جھین ناتھہ
ایضاً	پنجم	اول	وہ برہمن	کہا ہے برگ جو بدگوے اسمین
ایضاً	ششم	اول	کہا ہو	گیا ہو برگ سب اسباب اوسدم
ایضاً	نہم	اول	تیر	یہ ہے پہل بد دعا تپسی کا تجہہ پر
۱۲	چہارم	دوم	کہان	گیو تم چھوڑ میرے کو کجا آہ
ایضاً	ہفتدہم	اول	کے بس	صرف بھگتی سی ہین وہ ناتھہ دلشاد
۱۳	نہم	دوم	کی	غرض کی کہان علمون کا خدا نے

تمام شد

INDIAN INSTITUTE

فہرست اغلاط پوتھی ست ناراین
صحت یافتہ نظر ثانی مؤلف

صفحہ	شعر	مصرعہ	غلط	صحیح
۲	سوم	ہردو	بھی	ہے
ایضاً	پنجم	اول	رہی ہمپر کرم کی نظر اونکی	رہی ہمپر نگاہِ کرم اونکی
			ادہیایہ اول	
۳	پنجم	دوم	ذکر	ذکر ہن
۵	ششم	اول	بھی	ہے
ایضاً	ہفتم	اول	مگر کرتا تہا میرا برت وہ خوب	مگر میرا برت کرتا تہا وہ خوب
ایضاً	دوازدہم	اول	کرن مکت اوہرن وکہہ سوکہہ ہین وہ	کرن مکت اوہرن دوکہہ سوک ہین وہ
ایضاً	ہیجدہم	اول	چتور بھوج بن مالا بھی اور بین	چتور بہوج روپ بن مالاہی اور بین
۶	اول	دوم	کریا سب ہین گو درس دیا آپ	کریا سب ہین کو درشن دی آپ
ایضاً	سوم	دوم	صرف بہگتی کے بس ہم شاد رہتے	صرف بھگتی بھجن سے شاد رہتے
ایضاً	شانزدہم	دوم	پھر اولاد ہمکو	ملے دہن دہام بیچھے مکت ہمکو
			ادہیایہ دوم	
۷	پانزدہم	دوم	دیپ وہ خوب	کرے پوجا دکہاوی دیپ دہوپ
ایضاً	بستم	دوم	لوک مین شاد	رہوگے انت ہر کے لوک آباد
۸	اول	اول	اوس سے خوشی سے	ملیگا آج دہن اودہم خوشی سے
			ادہیایہ سوم	
ایضاً	دوازدہم	دوم	لگا یہ پوچھنے	کلام خوش سنایا انجمن مین

خلف منشی بشن پرشاد صاحب وکیل عدالت ہزاری باغ منشی نول کشور صاحب کے مطبع نامی گرامی مین باہ ستمبر ۱۸۷۵ع مقام لکھنؤ مین چھپکر تیار ہوئی ✤

تلسی یہ جگ آنکے سب سے ملیو دہای

نا جانین کس بھیس مین نارائن مل جای

پڑھی جو ہمنے کتاب اسکی تو شاد بولا کہ لکھہ بھو نیسر
زبان ہے دلکش کتھا ہے بہتر کلام رس سی بچا ہوا ہے

سمت ۱۹۲۱

تاریخ تالیف مہابیر پرشاد ہیڈ ماسٹر مڈل سکول

پڑھا جب ہمنے یہ پوتھی رما ناتھہ
جو ہے ہر ہر سہائے یہ جگنا تھہ
ترن کا خوب کی ہے اسنے تدبیر
کہا تاریخ مصرعہ لکھہ مہابیر

تو خوش ہوکر کے بولا بات ایسا
خدا اوسکو بھی دے علموں سی بہرا
عمر سے ہے بھی زیادہ کار اسکا
کہ پوتھی ست چہ نارائن بنایا

۱۲۸۲ فصلی

التماس مؤلف

حق تالیف این نسخہ پوتھی ست نارائن بندہ جگنا تھہ سہائے مؤلف کرشن ساگر بھاگہا خلف منشی لشن پرشاد صاحب وکیل عدالت ہزاری باغ کایست کرن متوطن قصبہ ٹکاری ضلع گیا نے مطبع منشی نول کشور کو ہبہ کیا فقط

خاتمہ الطبع

سری نارائن جی کی کرپا اور سری گنیش جی کی دیا سے یہ پوتھی ست نارائن کتھا منظوم مصنفہ لالہ جگناتھہ سہائے

تاریخ از لالہ بھونیسر لال صاحب مالک گاڈی باٹی

سنین سے ایسا قلم کو طاقت سکے جو تعریف لکھنے اوسکا
جگنناتھ سے سہارے ملنے سے نام جسکا عیان صفا ہے
سُنا جو سمت اونیس او نتیس مین بھجن یہ بہت ہری کا
سو ادل الفت جمع کیا سب بڑی سی جلد ایک وہ ہوا ہے
بہت بھجن سورداس و اپنا ہت کبیر و گوسائین جی کا *
انند ساگر ہے نام رکھا اصل مین آنند کا بھرا ہے
بڑھی جو بھگتی تو دوسری سال کرشن ساگر بنائی بھاکھا
وہی برس مین بھی بال لیلا بھجن مین کیا خوب یہ بنا ہے
اونیس اکتیس جب کہ پہونچا گجند ریگت تب نظم بنایا
وہی برس ست دیو جی کی کتھا نظم ترجمہ کیا ہے
کیا ہے یہ دل مین سوچ اسنے سنین ٹھکانا ہو زندگی کا
چرتر گوبند کے بنا کر سکے جگت مین اسنے جس لیا ہے

دوہا بموجب قول کبیر داس جی

کال کرے سو آج کر آج کرے سو اب
پل مین پرلے ہوئے گو بہور کروگے کب
مدرہی انکے ہین نیک سیرت پوران کتھا سرون کیا ہے
ہین کام کرتے و کالی کے اوسی طرف اب یہ دل دیا ہے

اشعار در مدح جناب منشی نول کشور صاحب دام اقبالہ

دلا کر مدح اب منشئ نامی — جہان مین شہرہ ہے نام گرامی
سخن سنج و فہیم و دانش آگاہ — سپہر نیکنامی کا ہے وہ ماہ
نول سے جب کشور اک لفظ ملجاے — تو نام صاف عالی کا نکل جاے
بھلائی عام کی جسنے کیا خوب — بہت چھاپا ہے پوتھی دین مرغوب
کہان تک ہو سکے تفصیل اوسکا — بہت اردو بہت سنسکرت بھاکہا
نہ ملتی خواب مین تھی جو جو پوتھی — بہت کم دام مین لے لی سو پوتھی
ہے سب مطبع سے انکی مطبع کا دھوم — سبھی پیر و جوان جگ کو ہے معلوم
مصور ہین وہان خود فن مین استاد — لجاتا دیکھتا اونکو جو بہزاد
بنایا لکھنؤ ایسا خدا نے — غرض کی کہان علمون کی غذا نے
ہین عالم سب فنون کی اوس جگہ پر — لگی یک داستان اونکے مدح پر
ملا ہے مجکو ایسا دوست اک نیک — جو چھاپا ہے مری پوتھی کو یکیک
ہوا مرہون منت مدح خوان ہم — خدا رکھے اوسے دلشاد دائم
جہان مین جب تلک ہے ماہ و خورشید — الٰہی رکھہ اوسے قائم تو جاوید

تاریخ تصنیف مترجم

کہا جب ہمنے پوتھی پانچ دلشاد — پسند دل ہوا سب صاحب دین
یہی لکھہ مصرعۂ سن اے جگناتھ — یکے ہے صاد و ہمین و دیگری عین
صامع سنہ ۱۸۷۵ع
تو لکھہ یہ مصرعہ سمت بھی دلخواہ — رعایت کا ذکر ہے صاف اسمین
سمت ۱۹۳۱

رہین اوسوقت کرتی دونون پوجن
کیا کیلاوتی پرشاد دل شاد
چلی جلدی سے شوہر کی خبر سن
لگا تب رونے سادھو کیا ہوا آہ
ہوئی لیلاوتی بھی آکے موجود
لگی رونے بدھا تا کیا دیا دکھ
کلاوت بھی ہوئی گریان پُراز غم
کرے سادھو کلاوت باز پرشاد
لے تب شوہر اوسکا آکے اوس سے
ہوئی کشتی تُرنت از آب باہر
تعجب مین ہوے سب لوگ اوسجا
کیا از بھگتی وبدہ ساتہ پوجا
ملا سکھ مال جگ مین سبکے اوتنین خوب
کرین ہین بھگتی سے جو اونکی پوجا
مرین تب لوک مین جاتی ہین مرکے
نہین ہے مرد کا یہ صرف پوجن
صرف بھگتی کے بس ہین ناتھ دل شاد
سُنین گے یہ کتھا جو اونکی از شوق
کرین گے اونکی نارائن جی رچھیا
قلم کو روک اپنے اب جگناتھ
ہوا ہے ختم نارائن کہانی

کیا پوجا کو از بھگتی لسرجن
نرآدر کی کلاوت ہر کے پرشاد
ہوا وہ غرق مع کشتی وسب دھن
گیو تم چھوڑ میرے کو کہان آہ
کیا گھائل اوسے خنجر غم زود
مری دختر کو کو دیویگا اب سکھ
ہوئی آکاس بانی تب اوسدم
نرآدر نہ کرے بھگتی سے بے شاد
کیا ویسا ہی دل سے شاد اوسنے
ملا دل شاد سادھو جاکے آخر
لے آیا شاد سادھو چیز پوجا
خوشی سے برہمن کو وہ جنوایا
ہوا حاصل منورتھ اوسکے تئین خوب
حصول مدعا ہوتا ہے اونکا
بہت سکھ لوک مین پاتے ہین ہر کے
کرے زن مرد کوئی اونکی پوجن
نہین دولت سے ہین وہ ناتھ دلشاد
وہ ہوونگی پیارے لشن کے فوق
ملیگا جو کہ ہوگا دل کا مدعا
لگی ہے دولت مدعا اب ناتہ
رہے ہمپر بھی اونکی مہربانی

جناب سوت ہین یون کاشف حال
کہا تب بھی نہ پوجا لچھمی ناتھ
برہمن بھیکھہ دہر کے اوسکے نزدیک
کہا ہے یہ حرف یہ برگون سے پڑناؤ
کہا وہ برہمن ہے بڑک اسمین
کہا ہو برگ سب اسباب اوسدم
زمین پر گر پڑا تھا گیا ہوا زر
سبب کیا ہے مرا ہونیکا یہ حال
یہ ہے پھل بدعا یہ تیسی کا تمہر
کہ ہو تم دیوتا یا دیو کے دیو
کہا اپنا ہے دشمن آپہی تو
کہا تھا تو نے جب دختر ہو حاصل
کیا اب تک نہین پوجا ہما را
یہ کہکر روپ کی اپنی نمود ار
کہ ہوست روپ یہ تیسی جگ کا سہارے
گیا ہم بھول پھنسکے دھن کی مایا
پروہت کو دیا زر لا کھہ اوسنے
ہوے تب شاد بولے ناتھہ اوسکو
اس عنوان سے کروگے جب کہ پوجن
ہوے غائب یہ کہکر لچھمی ناتھہ
نگر نزدیک جب وہ دونون آئے

چلے گھر کو وہ دونون شخص پر بال
ہوے ناراض پھر بھی لچھمی ناتھہ
کہا کشتی مین کیا ہے دیو کچہ بھیکھہ
ملیگا کچہ نہین جلدی سے چلے جاؤ
تو ہووے برگ جو کچہ ہووے اسمین
ہوا تب دیکھہ سادھو دل مین پر غم
کرین ہم کیا کہان جاوینگے آخر
لگا داماد کہنے اوسکا فی الحال
گیا تب دست بستہ اوس جگہ پر
کہو اپرادہ میرا کیا ہے بے ریو
رقیب جان ہے اپنا آپہی تو
کرینگے آپکی پوجا مین خوشدل
مجھے یکبارگی دل سے بسارا
چرن پر گر پڑا سادھو گہر بار
سبھی جگ آپ کے مایا مین ہے
ہمارے پر کرو اب ناتھہ دایا
کرینگے جاکے گھر پوجا کو ہمنے
ہم ہوگا زر و اطفال تمکو
ہوگے انت میں سے لوگ ناحق
گیا گھر ... بے داماد کو ساتھہ
خبر قاصد نے خانہ مین سنائی

گئے لے اوسکو وہ کر راجہ کی پاس — سع مال و زر کہ جو رکھتا تھا وہ پاس

جو تھے ناراض اوس پر شاہ کے شاہ — نہین اوس پر کیا کچھ عدل ناگاہ

رکھا یا اوسکے زر کو دے خزانہ — کیا زندان مین دونون کے خانہ

لگا رو کر کے کہنے کیا ہوا دھن — ہوئی ناراض بدہ ہو گی کہان زن

گیا تھا کام کیا جسکا ہے یہ پھل — چھوٹے گا کب مرا دکھ ہو گیا بیکل

گذر بارہ برس اس طرح پایا — بہت تکلیف دونون نے اوٹھایا

لیا دزدون نے گھر کا مال و زیور — لگین زن بیچنے پوشاک آخر

لگی تب بیچنے لکڑی بچاری — گذر کرتی تھین ایسے دن بچاری

گئی یک برہمن گھر اوسکی دختر — وہ کرتا تھا پرستش ہر کی خوشتر

لگی کہنے پدر شوہر ہمارا — جو آوے تو کرین سگے ناتھ پوجا

کہا سب برہمن ہو گی یہی بات — پھری خانہ کو وہ دختر نکو ذات

کہا مادر سے ہین ستدیو مشہور — جہان مین برت اونکی یک ہی مشہور

کہو تم تو کرین برت اونکے یکبار — ہووے گی اوس سے مقصد دل نمودار

یہ کہہ سن دونون بھیجا کو سدھائی — ملا جو اوسکو پوجن مین لگائی

ہوئے دل شاد تب ستدیو سائی — کہا راجہ کو دے سپنا گراہی

کہ ہین بنیان نہین ہین چور قیدی — کرو آزاد دونون کو شتابی

دیا شہ چند زر اور کر دی آزاد — چلے خانہ مین دونون اپنے ہو شاد

ادھیاے پانچوان فراموش کردن پوجا نارائن کا ساد ہونے اور کوپ کرنا نارائن کا

رہان بیت ہوی خرچہ راہ حاصل — کہ اب باقی رہا ہے ایک منزل

کرے جو جبل ارادہ سے پرستش
اوسے دے مقصد دل کی پرستش

سنا ایسا تو کر پرنام بولا
صندوقِ دہن گویائی سے کھولا

عطا ہو مجھکو دختر یا پتر ناتھہ
کرین پوجا جو آوے یہ گھر ہاتھہ

کرو کرپا سبھا کے لوگ مجھپر
ہے بہتر ہو مجھے اولاد بہتر

سبھا کے لوگ بولے ہوکے دلشاد
عنایت ناتھہ کی تیرے اوپر باد

تورت پرشاد وہ دل شاد پایا
جھکا سر اپنے خانہ کو سدھایا

رہا لیلاوتی زن اوسکے کو شکم
ہوئی یک دختر پیدا از و رحم

کلاوت نام رکھا پنڈتون نے
لوٹایا شاد دولت خوب اوسنے

ہوئی جب وہ جوان کی کتخدائی
ہوا تب سنکھپت داماد اوسکی

بولا کر اوسکو رکھا اپنے گھر مین
چلے دونون تجارت کو شہر مین

مثالِ طفل کرتا پیار اوسکا
بسارا دل سے نارائن کا پوجا

ادھیائے چوتھا جانا سادھو کا مع داماد واسطے تجارت کے

نہین بھولین مرے دل سے وہ ناتھہ
رہے یاد رما ناتھہ و رما ناتھہ

جو دیکھا نربدا کے تیر یک شہر
لگے کرنے تجارت دونون اوس شہر

نہ کرتے اسمرن کبھی رما نہر
پڑے پھندے ہی مین دکھہ کے دونون آ کر

گیا یک دزد خانہ راجہ ناگہ
گیا دزدی بہت سا دولت وہ

صبح کو راجہ ہوا از خواب بیدار
سبھا مین آ کے بیٹھا چینکو کار

کہا تب قاصدون نے کہ مہاراج
ہوا ہے مال سرکاری کا تاراج

کہا جاؤ کرو دزدان گرفتار
قتل ہوگا سبھون کا ورنہ یکبار

گئے تلاشنے پایا نہ دزد ان
ملا آگے وہی دھن وان بنیان

گلو مین اوسکے تھا موتی کا مالا
کہا دل مین یہی ہے دزد یالا

ملیگا آج دھن اوس سے خوشی سے | کرینگے اونکی پوجا ہم خوشی سے
ملا سہ چند اوس دن درب اونکو | گئے گھر اور کیا پوجا سب اونکو
وہی بدہ سے سُنا تھا جیسے اونسے | ہوے اولاد سے سب شاد دھن سے
مٹا سب پاپ اور دکھ سب مٹاے | پس از ہر لوگ ہین دل شاد آئے

ادھیاے تیسرا کہنا مہاتم برت ست نارائن راجہ منی پور کا سادھو نام اقبال سے

رمان پت مہربانی کی نظر ہو | مجھے حاصل تکلم کی گہر ہو
جناب سوت جی کرتے بیان ہین | مفصل سادھو کے ذکر عیان ہین
کہ تھا من پور کا جو ایک راجا | کیا کرتا تھا وہ بھگوت کی پوجا
بیکا یک ایک اقبال رتن پور | کہ تہا دنیا مین سادھو نام مشہور
جہازون سات مین بہر کرکے اسباب | ہوا وارد وہان لیکر کے اسباب
جو دیکھا راجہ کو گرم پرستش | جمع تھے مردمان بزم پرستش
کہا ملاح کو ٹھہرو ذرا تم | کہ دیکھین جا تماشا اوس جگہ ہم
اوتر کشتی سے آیا انجمن مین | لگا یہ پوچھنے اوس انجمن مین
کہ ہوتی ہے یہ کسکی آج پوجا | کہا پوجا ہے سری ستنارائن جی کا
ذرا بیٹھو و لیو پرشاد تم بھی | سو پھل کر لیو اپنا جنم تم بھی
ہوا پرسان کہ کیا پوجا کا ہے پھل | کہا پھل اسکے کہنے کا ہے مشکل
جو پوچھو تو کہون مختصر پھل اصل | ملے نردھن کو دھن لاولد کو طفل
جو چھوٹا ہو راج اسکو راج ملجاے | جو ہو اندہا تو اوسکو چشم ملجاے
چھوٹے قیدی جو ہو زندان مین بند | مٹے خوف جگر جو ہو خطرمند

زبان پت ہوئے نظر مہربانی
لکڑہارا جو ہین بہتّلان مشہور
لگی شدت سے یک کو پیاس وان پر
تو دیکھا ہو رہا ہے ہر کی پوجا
بہت مسکین دیکھا تھا اسے ہم
لگا کر جوڑ کہنے اے مہاراج
لگا کہنے ستانند ہو کے دل شاد
کہا ہے کون بدھ کیا ہے مہاتم
جنیدر جوڑ اک منی پور کا تھا راجا
سوئی اب تمسے کرتے ہین عیان ہم
ندی کے تیر دیوتا کے ہو مندر
بوقت شام یک گھیلہ مین جل بھر
بلاوے بھائی بندون کو وہ دل شاد
سوا سیر آٹا گندم کو لے آوے
کسار اور کھیر پھل اور پھول سو خوب
صرف بھگتی سے ہین وہ شاد بھگوان
کیے بس گو یکا بھگتی کے بل سے
تیاگا درجودھن کی ناتھ پوجا
گیا راجہ منور تھا او سنے پایا
ملے اس لوک مین سکھ ہو گ دل شاد
گیا وہ بھیل سب سے کہ سنایا

بیان ہو جس سے بہلّون کی کہانی
گئے کاشی فروشی کرنے مسرور
گیا اوس برہمن کے گھر دوان تر
پیا جل اور لگا کہنے کہ یہ کیا
ابھی ہین دیکھتے دولت سبھی لاعم
کہان سے آپ پایا دولت آج
ملی یہ جب ہوے ست دیوجی شاد
لگے کہنے برہمن وہ سنو تم
اوسے بھی ہم کہا تھا راز اوسکا
سنو تم ست نارائن مہاتم
بنا منڈل کرے پوجا وہان پر
وہ استھاپے سلا مورت کو اوسپر
بناوے اونکی ایسے بدھ سو پرشاد
شکر اور شیر گھی اوسمین ملاوے
کرے پوجا دکھاوے دیپ وہ خوب
نہین دولت سے ہین وہ شاد گن گیان
بھبھیکمن سے ملے بھگتی کے بل سے
بدور گھر جا کے کھایا ساگ اوسکا
کرو اس طرح سے تم بھی یہ پوجا
رہوگے انت ہر کے لوک مین شاد
ہوے خرسند سب کے دل مین آیا

نہین معلوم کس پُن سے ملے آپ
کہان ہم اور کہان پوجا تمہارا
کہا ہر ہم نہ دہن سے شاد رہتے
بلا محنت اگر ملجاے کچہ دھن
ہیوے گندم کے آٹا وہ سوا سیر
وچندن پھول دھوپ و دیپ نیبیدہ
سُنے میری کتھا کر بھگت آدر
کرے اسطور سے جو کوئی پوجا
کرے جو کامنا سے میری پوجن
ہووے انتر دھیان ایسے بچن کہہ
ملیگا آج جو بھیجا ہمارا
یہ کہہ دل مین وہ بھیجا کو سدھایا
ہوا خوش آکے تب زن ہی کہا حال
بولا ہمسایہ کو پوجا کیا جب
کہ جو بر دان مانگو سو ملے گا
ملی بھگتی و سنگت بھگت ہمکو
کہا ہوگا منو رتہ دل کا پورا
ہوا وہ شاد اور سر کو جھکایا
لیا پرشاد اور سب کو کھلایا
ہوا پرچار تب سے ہر کی پوجا

کرپا سب ہمین کو درشن دیا آپ
ہم ایسے دین کو کیا اسمین پارا
صرف بھگتی کے بس ہم شاد رہتے
تو بھگتی سے کرے میری کو پوجن
ملاوے گھی و شکر اوسمین وہ پھیر
چڑھاوے اور کرے پوجا بامید
کرے پرنام لے پرشاد آخر
ملے سکھ جگ مین ہووے مکت اوسکا
کرے سب اوسکو حاصل میری پوجن
لگا سکھنے برہمن تب وہان وہ
کرین گے اوس سے نارائن کا پوجا
بلا مانگے بہت دھن ہاتھ آیا
لڑائی اوسنے پوجن چیز خوشحال
کتھا کے انت بولے ہر اوسے تب
برہمن سنکے یہ دل شاد بولا
ملے دھن دھام پھر اولاد ہمکو
یہ کہہ غائب ہوے سری ناتھ اوسجا
تعجب وان کے سب لوگون نے پایا
بڑا ہو خانہ سب اپنے سدھایا
کہ ہین وہ بھگت اور مکتی کے داتا

ادھیاے دوسرا اودھار ہونا بھیلون کا اوپدیس ہی ستانند کی

کرے اسطور سے جو کوئی پوجا
یہ ہے اک خاص کر کلجگ کے سُکھ کا
جو ہے سنجگ تریتا اور دواپر
ہے کلجگ مین یہی اک ہر کی پوجا
سُنو تم مُن اب ایک اتہاس اسکا
برہمن بھی ستانند اوسکا ہے نام
گذر کرتا تھا سیرا برت وہ خوب
گیا تھا مانگنے ایک روز بھیّا
کہا ہم تم کہان جاتے برادر
کہا ہم جاتے ہین دھن جانچنے مین
کہا ہے مانگنا بھیّا بہت بد
کرن مُکت اور ہرن دکھ سکھ ہین وہ
کہا تب برہمن وہ دیو کو ہین
نرنجن ہوے رکھکر برہمن تن
ہرن ہین انکے گیانی لوگ جاتے
اونہین پوجن سے سب دکھ دور ہوگا
پرگٹ ہر تب کیا نج روپ سُندر
چتُور بھوج بن مالا بھی اور ہین
کنول سے نین پیتامبر بھی تن ہین
برہمن دیکھ کر دل مین ہوے شاد
کہ ہو تم ناتھ جگ کے دُکھ کو ہرتا
ہووے پورن منورتھ اوسکے من کا
یہی ہے جتن ہونے دور دُکھ کا
لیا اوتار کرتے ہین زمان ہر
پرگھٹ پھل ہر اوسے دیتے ہین من کا
کیا تھا انکے نے یہ برت سیرا
بہت مسکین کاشی اوسکا ہے دھام
دہرم کے باغ مین پھرتا تھا وہ خوب
برہمن روپ دھر آئے ہم اوسجا
بسر اوقات ہوتا کام کیا کر
کٹے اوقات بھیّا مانگنے مین
بھجو تم ست نارائن کمل پید
رمان پت ناتھ تینون لوک ہین وہ
کہا ہم وہ بیاپے سرب ہون ہین
تمہارے سامنے استادہ ہین جن
نہین پاپی کبھی ہین انکو پاتے
تمہین سے برت یہ مشہور ہوگا
دیا درشن برہمن کو وہان پر
گدا سنکھ اور پدم ہے جاکے کر مین
عیان ہے نور اوسکے سر بدن مین
پھرن پر گرکے استت یون کی ارشاد
تمہین سب لوگ کے منگل کو کرتا

کہا ہے ست نارائن برت خوب
ہووے جگ مین سکھ اور دولت سے وہ شاد
کہا سُن اسکا بید یہ کہدیجیے ناتھ
ہوا کسطرح سے مشہور یہ نام
کہا کوئی کرے کوئی روز اسکو
صبح کو اوٹھ کرے سمرن ہماری
کرے بعد اوسکے وہ اشنان پوجا
کرے با صدق دل پوجا ہماری
لگاوے اوسمین کھنبہ کیلیکا
کرین زیبا وہان تورن دھجا سے
پنہاوے کلس مین پھولون کی مالا
کرے پنہا اوسے ریشم سے گردن
بجاوے سنکھ اور مردنگ بھیری
کراوے اوسکو پنچامرت سے اشنان
رکھے تانبہ کے برتن مین وہ مورت
برہمن کو بولا کر کرے پوجا
کرے آمیز شکر شیر کیلا
اوسے اور بھوگ جو سب ہو چڑھانا
بلاوے بھائی بندون کو وطن سے
تب اوسکے بعد بانٹے سبکے پرشاد
تب اوسکے بعد بھائی بند کو دے

ملے کرنے سے مطلب دل کے مرغوب
ہووے آواگون سے بعد آزاد
کیا تھا کون اسکو پریم کے ساتھ
خلاصہ چاہتے ہین ہم سنا شیام
کئی دن بھگت سے اوس روز اوسکو
کہے انجام ہووے عزم بھاری
نہائے شام کو پھر وہ دوبارا
بناوے ایک منڈپ پُر بہاری
و کلسہ پانچ استھاپے اوہی جا
بھرے آب اور کسیلی رتن دے دے
سُتنجا پر دھرے پھر لیکے کلسا
کرے منڈل سہ گوشہ چھڑکے چندن
جو ہو سونا کی مورت ناتھہ جسکی
پنہاوے بستر شی لچھمن بھگوان
ہے تب چندن لگانے کی ضرورت
چڑھاوے پھول دھوپ دیپ اور سجا
و آنتا یا بنج چورن کو لا
چڑھاوے اور کرے گُن رام گانا
کتھا سُن لے زبان برہمن سے
کرے سیلے برہمن لوگ کو شاد
بدا کر سب کو وہ پرشاد خود لے

ہزاری باغ ولادت جا ہے میرا / کشن پرشاد ہے نام پدر کا
وہ مدت سے وکالت کرتے ہین جا / کہ پار ہتا ہے سری رگھناتھ جی کا
گجنید رکت جبکی ہوگیا ختم / ہوا ان شانزدہ کے بعد یہ نظم
وہی تھے ماہ ہیمنت اور فصلی / کتھا سنسکرت پوتھی کی بھی اصلی
کبھی پڑھنے سے فرصت جب کہ پایا / اوسیوقت ہمنے سب پوتھی بنایا
ہین شاغل فکر مین انٹرنیس کے ہم / نہین ملتا ہے انگریزی سے کچہ دم
نہین ہے اسلیے کچہ دل مین تسکین / بری ہووے سہو سے میری نظمین
یہی ہے التجا اہلِ ذکا سے / کرین پنہا خطا دامن عطا سے

ادھیاے پہلا کہنا بیکنٹھ ناتھ جی کا نارد جی سے مہاتم ستنارائن برت کا

زبان بیت ہو نظر الطاف ہمبر / بیان ہووے کتھا یہ صاف برتر
رکھیشر سونک آدک تھے نشستہ / کہا سری سوت جی سے دست بستہ
کہ جگ مین برت ایسا کون سا ہے / کہ حاصل زود جس سے مدعا ہے
ہوے تب سوت جی اونسے شکر ریز / یہی پوچھا تھا نارد ہر سے دل خیز
وہی سب تمسے کہتے ہین مفصل / مخاطب ہو سنو ذکرِ مفصل
گئے مرت لوک مین پھرتے جو نارد / تو دیکھا خلق دکھہ پاتے ہین بیحد
سکل پاتے ہین پھل اپنے بد افعال / ہوا افسوس اونکو دیکھہ یہ حال
ترن ہوگا اونہون کا کس جتن سے / گئے نزدیک ہر یہ دکھہ وطن سے
جہان پر تھی چتربھوج روپ سری ناتھ / گدا سنکھہ و پدم و چکر تھا ہاتھ
کیا استت کہ جے نرگن نراکار / لیا ہے بھگت کے بس آپ اوتار
بہت دنیا مین ہین نر بھوگتے دکھہ / کرین کیا جس سے ہووے سب کو کچہ سکھہ

سری گنیش آینمہ

سمرن سے ذرا تو اسے جگناتھ — سری ست دیو سامی پچھمین ناتھ
جو ہین کلجگ مین دا ایک ستدہ نامی — سدا ہین بھگت کے بس مین جو سامی
رہین جو شاد وہ تو شاد سب بھی — وہ ہین ناراض تو دکھ کیا عجب بھی
ہوے جب خوش تو سادھو کو ملا سکھ — رہی ناراض تو پاتا رہا دکھ
رہے ہمپر کرم کی نظر اونکی [نام بقال ۱۲] — ہوئی خاطر پسند یہ نظم اونکی

سبب تالیف کتھا

کہا بھا کہا مین جب ہم کرشن ساگر — بھجن مین بال لیلا رادھکا بر
کہا تب آشنا یک ہے مجھے یہ — کہ اردو نظم مین اب کچہ کتھا کہہ
سنو الفاظ کچہ اسلام او سمین — کتھا ہو صاف سب ارقام او سمین
تھا ہین محکوم اونکی آشنائی — گجیندر گت اردو مین بنائی
ملی ست دیو کی تب ایک پوتھی — کیا اردو کتھا منظوم اوسکی
مراجگ نام کہتے ہین جگناتھ — تخلص ہی نہین کچہ نام کے ساتھ

Katha Satnarain

INDIAN INSTITUTE

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

ست نراین کتھا منظوم

مطبع نامی منشی نولکشور میں طبع مزین مطبوع ہوئی

Kathā Sat Nārāyan

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.

Presented

by

Munshi Newul Kishore.